

# عبدال قادر اینڈ کمپنی۔

بنام

سیلز ٹیکس آفسر، حیدرآباد

(پی۔ بی۔ گچندر گڈ کر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو، کے۔ سی۔ داس

گپتا، جے۔ سی۔ شاہ اور این۔ راجگو پالا آیا نگر، جے۔ جے۔)

سیلز ٹیکس۔ حکومت کو ریاستی مقننہ۔ آئین ہند، شیڈول VII، لسٹ II۔ حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1950 (1950) کا  
XIV) کے اندراج 26 اور 54 کی اہلیت کے اندر جمع کیے گئے اس طرح کے ٹیکس کی وصولی کے قابل بنانے کے قانون کی شق کے مطابق  
جمع کیا گیا۔ ٹیکشن 11۔

اپیل کنندہ نے اپنی طرف سے کی گئی فروخت کے سلسلے میں پان کے پتوں کے خریداروں سے سیلز ٹیکس وصول کیا۔ لیکن اس نے جمع  
کی گئی رقم حکومت کو ادا نہیں کی۔ حکومت نے اپیل کنندہ کو حکومت کو رقم ادا کرنے کی ہدایت کی اور اس کے بعد اس نے سیکشن کے جواز پر  
سوال اٹھاتے ہوئے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ 11 (2) حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1950،  
ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کنندہ کی بنیادی دلیل وہ دفعہ تھی۔ 11 (2) اس ایکٹ کا جو حکومت کو قانون کے اختیار کے بغیر جمع کردہ ٹیکس کی  
وصولی کا اختیار دیتا ہے، ریاستی مقننہ کے اختیار سے باہر تھا کیونکہ قانون کے اختیار کے بغیر جمع کیا گیا ٹیکس قانون کے تحت عائد ٹیکس نہیں  
ہوگا اور اس لیے ریاست کے لیے آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت نافذ کردہ قانون کے اختیار کے تحت  
ایسی کوئی رقم وصول کرنے کا اختیار نہیں ہوگا کیونکہ یہ سامان کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس نہیں تھا۔ ہائی کورٹ نے اس سیکشن کو برقرار  
رکھا۔ 11 (2) سیلز یا خریداری ٹیکس کی وصولی کے حوالے سے ایک ذیلی شق کے طور پر اچھا تھا اور اس لیے اندراج 54، فہرست II کے تحت  
طاقت کے لیے اتفاقی تھا۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ یہاں تک کہ اگر۔ 11 (2) اس اندراج کے تحت جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا اسے  
اندراج 26، فہرست II کے تحت جائز قرار دیا جاسکتا ہے اور اس کے نتیجے میں رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا گیا۔ موجودہ اپیل اس عدالت کی  
طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے ہے۔

منعقد: (i) یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ریاستی مقننہ اندراج 54، فہرست کے تحت سیلز یا خریداری ٹیکس کے نفاذ کے لیے براہ راست قانون سازی کر رہا تھا جب اس نے سیکشن کی دفعات بنائیں۔ 11(2) دفعات کے پیش نظر، اگرچہ ٹیکس کے ذریعے جمع کی گئی رقم قانون کے تحت ٹیکس کے طور پر اہل نہیں تھی۔

(2) یہ بات درست ہے کہ ساتویں شیڈول کی مختلف فہرستوں میں قانون سازی کے سربراہان کی وسیع پیمانے پر تشریح کی جانی چاہیے تاکہ ان تمام معاملات کو زیر غور لایا جاسکے جو اس میں مذکور موضوع سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود اس طرح کی اتفاقی یا معاون طاقتوں کی ایک حد ہوتی ہے۔ ان کا استعمال قانون سازی کے مرکزی موضوع کی مدد کے لیے کیا جانا چاہیے، جو کہ موجودہ صورت میں سامان کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس ہے۔ ذیلی یا اتفاقی اختیارات کا دائرہ مقننہ کو یہ فراہم کرنے کی اجازت دینے کی حد تک نہیں جاتا ہے کہ اگرچہ جمع کی گئی رقم، غلط ہو سکتی ہے، ٹیکس کے ذریعے قانون کے تحت اہل نہیں ہے جیسا کہ متعلقہ ٹیکس اندراج کے تحت بنایا گیا ہے، پھر بھی اسے حکومت کو اس طرح ادا کیا جائے گا جیسے وہ ٹیکس ہو۔ لہذا اس شق میں ان شامل تھے۔ 11(2) اندراج 54، فہرست II کے تحت نہیں بنایا جاسکتا اور اس اندراج کے تحت اجازت شدہ اتفاقی یا ذیلی دفعات کے طور پر بھی جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

(iii) دفعہ 11(2) کو قانون کی کسی شق کی خلاف ورزی پر جرمانے کی فراہمی کے طور پر جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔  
(iv) اندراج 26، فہرست دوم تجارت اور تجارت سے متعلق ہے اور اس کا ٹیکس کے طور پر غلط طریقے سے وصول کی گئی رقم پر ٹیکس لگانے یا وصول کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قانون کی شق میں تجارت اور تجارت کے ضابطے کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ دفعہ 11(2) اور اس لیے اس حصے کو اندراج 26، فہرست II کے تحت جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

(v) دفعات میں۔ 20(C) بھی غلط ہے کیونکہ یہ محض سیکشن کا نتیجہ ہے۔ دفعہ 11(2)

اورینٹ پیپر ملز لمیٹڈ آیت ریاست اڑیسہ، [1962] 1 ایس سی آر 549، ممتاز۔

اسٹیٹ آف بمبئی آیت یونائیٹڈ موٹرز (انڈیا) لمیٹڈ، [1953] 1 ایس سی آر 1069، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

انڈین ایلومینیم کمپنی کی آیت اسٹیٹ آف مدراس، (1962) XIII سیلز ٹیکس کیس 967، کا غلط فیصلہ کیا گیا۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1962 کی سول اپیل نمبر 760۔

1956 کی تحریری درخواست نمبر 1123 میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 16 جولائی 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے۔ کے۔ آر چودھری۔

اے رنگا ندھم چوٹی اور بی آر جی۔ آچار، جواب دہندہ کے لیے۔

21 فروری 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

وانچوبے۔۔۔۔۔ یہ آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے۔ اپیل کنندہ نے سیکشن

کے جواز پر سوال اٹھاتے ہوئے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ 11(2) حیدرآباد جنرل سلیز ٹیکس ایکٹ، نمبر۔ 1950 کا XIV، (اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے)۔ درخواست جن مادی حقائق پر مبنی تھی وہ یہ تھے۔ اپیل کنندہ نے اس وقت کی ریاست حیدرآباد میں پان کے پتوں کی فروخت کے سلسلے میں رہائشی اور غیر رہائشی دونوں پر نسیل کے ایجنٹ کے طور پر کام کیا۔ اس ایکٹ کے تحت یکم مئی 1953 سے خریداری کے مقام پر پان کے پتوں پر اس حوالے سے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ٹیکس عائد کیا جاتا تھا۔ ہم یہاں یکم مئی 1953 سے 31 مارچ 1954 تک کی تشخیص کی مدت سے متعلق ہیں، جس کا احاطہ تشخیص سال 1953-54 میں کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ نے خریداروں سے اس بنیاد پر سلیز ٹیکس وصول کیا کہ ٹیکس کا واقعہ فروخت کنندگان پر ہے اور خریداروں کو یقین دلایا کہ اپیل کنندہ کو ٹیکس ادا کرنے کے بعد ان پر مزید کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ ٹیکس کا احساس ہونے کے بعد، تاہم، اپیل کنندہ نے حکومت کو وصول کی گئی رقم ادا نہیں کی بلکہ اسے اس کے پر نسیل یعنی خریداروں کے سپنس اکاؤنٹ میں رکھا۔ جب محکمہ سلیز ٹیکس کے ذریعے کھاتوں کی جانچ پڑتال کی گئی تو اس کا پتہ چلا اور اس کے بعد اپیل کنندہ کو حکومت کو وصول کی گئی رقم ادا کرنے کے لیے کہا گیا۔ تاہم اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر ادائیگی پر اعتراض کیا کہ یہ بیچنے والا تھا اور متعلقہ مدت کے لیے متعلقہ نوٹیفکیشن نے خریداری کے مقام پر یعنی خریدار پر ٹیکس عائد کیا۔ اس اعتراض کو مسترد کر دیا گیا اور اپیل کنندہ کو حکومت کو رقم ادا کرنے کی ہدایت کی گئی۔

ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کی جانب سے جو بنیادی دلیل اٹھائی گئی تھی وہ۔ دفعہ 11(2) تھی۔ اس ایکٹ کے تحت، جس نے حکومت کو کسی بھی ایسے شخص سے وصولی کا اختیار دیا تھا، جس نے یکم مئی 1950 کے بعد اراضی محصولات کے بقایا جات کے طور پر ایکٹ کی دفعات کے مطابق کے علاوہ ٹیکس کے ذریعے کوئی بھی رقم اکٹھا یا جمع کی تھی، ریاستی مقننہ کے قانون سازی کے اختیار سے باہر تھی۔ دلیل یہ تھی کہ یہ قانون آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست دوم کے اندر راج 54 کے تحت منظور کیا گیا تھا، جو ریاستی مقننہ کو سامان کی فروخت یا خریداری کے لین دین پر ٹیکس لگانے کا قانون بنانے کے قابل بناتا ہے اندر راج ریاستی مقننہ کو سامان کی فروخت اور خریداری پر ٹیکس لگانے کے لیے قانون بنانے اور ہے۔ اس سلیز یا خریداری ٹیکس کے لیوی اور وصولی کے لیے اس سلسلے میں تمام ضروری اتفاقی دفعات بنانے کا اختیار دیتا ہے۔ لیکن اس بات پر زور دیا گیا کہ اندر راج ریاستی مقننہ کو ایسا قانون بنانے کا اختیار نہیں دیتا جس کے ذریعے ایک ڈیلر جس نے بغیر اختیار کے ٹیکس وصول کیا ہو وہ حکومت کو رقم حوالے کرے، کیونکہ قانون کے اختیار کے بغیر کوئی بھی وصولی قانون کے تحت عائد ٹیکس نہیں ہوگی اور اس لیے ریاست کے لیے فہرست II کے اندر راج 54 کے تحت نافذ کردہ قانون کے اختیار کے تحت ایسی کوئی رقم وصول کرنے کا اختیار نہیں ہوگا کیونکہ یہ سامان کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس نہیں تھا۔ ہائی کورٹ نے سیکشن 11(2) کو سلیز یا خریداری ٹیکس کی وصولی کے حوالے سے ایک ذیلی شق قرار دیا اور اس لیے لسٹ II کے اندر راج 54 کے تحت ٹیکس لگانے کے اختیار کے لیے اتفاقی قرار دیا۔ مزید ہائی کورٹ نے یہ نظر یہ اختیار کیا کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ فہرست دوم کا اندر راج 54 برقرار نہیں رہ سکتا۔ 11(2)، اسے فہرست دوم کے اندر راج 26 کے تحت برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ نیچرٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا گیا۔ ہائی کورٹ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے ٹیوٹیکٹ دینے سے انکار کر دیا، اپیل کنندہ نے خصوصی چھٹی حاصل کر لی اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

پڑھنا ضروری ہے۔ دفعہ 11 اپیل کنندہ کی طرف سے زور دے گئے نکتے کی تعریف کرنے کے لیے ایکٹ کا۔ دفعہ 11 ان شرائط

میں ہے:

(1) کوئی بھی شخص جو ڈیلر کے طور پر رجسٹرڈ نہیں ہے وہ اس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے ذریعے کوئی رقم وصول نہیں کرے گا اور نہ ہی رجسٹرڈ ڈیلر یکم مئی 1950 سے پہلے ایسی کوئی رقم وصول کرے گا۔ سوائے اس طرح کی شرائط اور پابندیوں کے مطابق، اگر کوئی ہو، جیسا کہ مقرر کیا جائے:

بشرطیکہ حکومت ایسے افراد کو جو رجسٹرڈ ڈیلر نہیں ہیں، اس ذیلی دفعہ کی دفعات سے اس تاریخ تک مستثنیٰ کر سکتی ہے، جو یکم جون 1950 کے بعد نہ ہو، جیسا کہ حکومت ہدایت کرے۔

(2) کسی انفریٹریوٹل کے کسی حکم یا عدالت کے فیصلے، فرمان یا حکم میں اس کے برعکس ہونے کے باوجود، ہر وہ شخص جس نے یکم مئی 1950 کو یا اس سے پہلے اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق کے علاوہ ٹیکس کے طور پر کوئی رقم اکٹھا یا اکٹھا کی ہے، حکومت کو اس وقت کے اندر اور اس طریقے سے ادا کرے گا جو اس کے ذریعے اس طرح اکٹھا کی گئی رقم مقرر کی جائے، اور اس طرح کی ادائیگی میں ناکامی پر رقم اس سے اس طرح وصول کی جائے گی جیسے کہ یہ اراضی محصولات کی بقایا رقم ہو۔

اس حصے کو دیکھا جائے گا۔ دفعہ 11(1) کسی غیر رجسٹرڈ ڈیلر کو ایکٹ کے تحت ٹیکس کے ذریعے کسی بھی رقم کو جمع کرنے سے منع کرتا ہے۔ تاہم یہ شق موجودہ معاملے میں لاگو نہیں ہوتی، کیونکہ اپیل کنندہ تسلیم شدہ طور پر ایک رجسٹرڈ ڈیلر ہے۔ مزید دفعہ 11(1) یہ بتاتا ہے کہ ایک رجسٹرڈ ڈیلر یکم مئی 1950 سے پہلے ایسی کوئی وصولی نہیں کرے گا، سوائے اس کے کہ ایسی شرائط اور پابندیوں کے مطابق، اگر کوئی ہو، جو پیش کی جائے۔ یہ شق دوبارہ لاگو نہیں ہوتی، کیونکہ ہم یہاں یکم مئی 1950 سے پہلے اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی کسی بھی وصولی سے متعلق نہیں ہیں۔ اس لیے سیکشن کی ممانعت۔ دفعہ 11(1) اپیل کنندہ پر لاگو نہیں ہوا۔ پھر سیکشن آتے ہیں۔ دفعہ 11(2)۔ یہ یکم مئی 1950 کے بعد کسی بھی شخص، چاہے وہ رجسٹرڈ ڈیلر ہو یا دوسری صورت میں، کے ذریعے کی گئی وصولی پر لاگو ہوتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ ایکٹ کی دفعات کے ساتھ رابطہ کے علاوہ ٹیکس کے ذریعے جمع کی گئی کوئی بھی رقم حکومت کو ادا کی جائے گی اور اس طرح کی ادائیگی نہ کرنے پر مذکورہ رقم ایسے شخص سے اس طرح وصول کی جائے گی جیسے کہ یہ زمینی محصول کی بقایا رقم ہو۔

"اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق کے علاوہ" الفاظ سے یہ واضح ہے کہ اگرچہ یہ رقم ٹیکس کے ذریعے وصول کی گئی ہوگی لیکن یہ ایکٹ کے تحت ٹیکس کے طور پر اہل نہیں تھی۔ دفعہ 11(2) اس طرح فراہم کرتا ہے کہ ٹیکس کے ذریعے جمع کی گئی رقم اگرچہ ایکٹ کے تحت ٹیکس کے طور پر اہل نہیں ہیں لیکن حکومت کو ادا کی جائیں گی، اور اگر ان کی ادائیگی نہیں کی گئی تو وہ ایسے شخص سے اس طرح وصول کی جائیں گی جیسے کہ وہ زمینی محصول کے بقایا ہوں۔ واضح طور پر اس لیے دفعہ 11(2) جیسا کہ یہ کھڑا ہے، زمینی محصول کے بقایا جات کے طور پر ٹیکس کے ذریعے جمع کی گئی رقم کی وصولی کے لیے فراہم کرتا ہے حالانکہ یہ رقم ایکٹ کے تحت ٹیکس کے طور پر واجب الادا نہیں تھی۔

لہذا پہلا سوال جو غور کے لیے آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا فہرست دوم کے اندر راج 54 کے تحت اپنے اختیارات کے تحت ریاستی مقننہ

کے لیے یہ اختیار ہے کہ وہ اس سلسلے میں کوئی شق بنائے کہ ٹیکس کے ذریعے جمع کی گئی رقم، اگرچہ یہ ایکٹ کے تحت ٹیکس کے طور پر واجب الادا نہیں ہے، حکومت کو سونپی جائے گی۔ اب یہ واضح ہے کہ ٹیکس کے ذریعے اس طرح جمع کی گئی رقم درحقیقت ایکٹ کے تحت ٹیکس کے اہل نہیں ہیں۔ لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ریاستی مقننہ فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت سیلز یا خریداری ٹیکس کے نفاذ کے لیے براہ راست قانون سازی کر رہا تھا جب اس نے اس طرح کا التزام کیا، کیونکہ شق کے پیش نظر، اگرچہ ٹیکس کے ذریعے جمع کی گئی رقم، قانون کے تحت ٹیکس کے طور پر اہل نہیں تھی۔ تاہم اس شق کو اس بنیاد پر جائز ٹھہرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگرچہ کسی ریاستی مقننہ کے لیے اس مقصد کے لیے بنائے گئے قانون میں فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت ٹیکس نہ ہونے والی رقم کی وصولی کے لیے التزام کرنے کا اختیار نہیں ہے، پھر بھی یہ مقننہ کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ افراد کے ذریعے ٹیکس کے ذریعے جمع کی گئی تمام رقم کی ادائیگی کے لیے بندوبست کرے، حالانکہ وہ واقعی ٹیکس کے طور پر قابل قبول نہیں ہیں، اس طرح کے ٹیکس کے لیوی اور وصولی کے لیے التزام کرنے کے اتفاقی اور معاون اختیار کے حصے کے طور پر۔ اب اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ ساتویں شیڈول کی مختلف فہرستوں میں قانون سازی کے سربراہان کی وسیع پیمانے پر شریعت کی جانی چاہیے تاکہ ان تمام معاملات کو زیر غور لایا جاسکے جو اس میں مذکور موضوعات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود، ساتویں شیڈول کی مختلف فہرستوں میں قانون سازی کے اندراجات سے آنے والے اس طرح کے اتفاقی یا معاون اختیارات کی ایک حد ہے۔ ان اتفاقی اور ذیلی اختیارات کا استعمال قانون سازی کے مرکزی موضوع کی مدد کے لیے کیا جانا چاہیے۔ جو موجودہ صورت میں سامان کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس ہے۔ متعلقہ ٹیکس کے محصولات اور وصولی کے لیے ضروری تمام اختیارات اور یہ یقینی بنانے کے لیے کہ ٹیکس سے بچاؤ نہ ہو، قانون سازی کے دائرے میں ذیلی یا اتفاقی کے طور پر شامل ہیں۔ لیکن جہاں متعلقہ اندراج کے تحت قانون سازی اس بنیاد پر آگے بڑھتی ہے کہ متعلقہ رقم اس اندراج کے تحت بنائے گئے قانون کے تحت اہل ٹیکس نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود یہ بتاتا ہے کہ اگرچہ یہ قانون کے تحت اہل نہیں ہے، لیکن اسے حکومت کو ادا کیا جائے گا، صرف اس وجہ سے کہ کچھ ڈیلروں نے غلطی سے یا دوسری صورت میں اسے ٹیکس کے طور پر وصول کیا ہے، یہ دیکھنا مشکل ہے کہ اس طرح کی شق متعلقہ ٹیکس اندراج کے تحت بنائے گئے قانون کے تحت جائز طور پر واجب الادا ٹیکس کی وصولی کے لیے معاون یا اتفاقی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ذیلی یا اتفاقی طاقت کا دائرہ مقننہ کو یہ فراہم کرنے کی اجازت دینے کی حد تک جاتا ہے کہ اگرچہ جمع کی گئی رقم غلط طریقے سے ٹیکس کے ذریعے ہو سکتی ہے لیکن قانون کے تحت اہل نہیں ہے جیسا کہ متعلقہ ٹیکس اندراج کے تحت کیا گیا ہے، پھر بھی اسے حکومت کو ادا کیا جائے گا، گویا کہ یہ ایک ٹیکس ہے۔ فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت مقننہ اس بات کا التزام نہیں کر سکتا کہ اگرچہ جمع کی گئی ایک مخصوص رقم قانون کے مطابق سامان کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس نہیں ہے، پھر بھی اسے اس طرح وصول کیا جائے گا جیسے کہ یہ ایسا ٹیکس ہو۔ یہ وہی ہے جو سیکشن 11(2) نے فراہم کیا ہے۔ ہماری رائے میں اس طرح کے التزام کو اتفاقی یا ذیلی اختیارات کے اندر آنے کے طور پر نہیں مانا جاسکتا جسے مقننہ نے متعلقہ ٹیکس لگانے کے اندراج کے تحت حاصل کیا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ٹیکس لگایا اور وصول کیا گیا ہے اور اس کی چوری ناممکن ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ اس شق میں شامل ہیں۔ دفعہ 11(2) اسے فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت نہیں بنایا جاسکتا اور اس اندراج کے تحت اجازت شدہ اتفاقی

یا ذیلی شق کے طور پر بھی جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

اس شق کو جرمانے کی فراہمی کے طور پر جواز پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں۔ دفعہ 11(2) ہمیں اس میں ایسا کچھ نہیں مل سکتا جو اس بات کا جواز پیش کرے کہ یہ ایکٹ میں کسی بھی ممانعت کی خلاف ورزی کے لیے جرمانہ ہے۔ ٹیکس لگانے کے قوانین کے تحت عائد کیے جانے والے جرمانے عام طور پر ٹیکسوں کی چوری کی کوششوں یا مناسب طریقے سے لگائے گئے ٹیکسوں کی ادائیگی میں نااہندہ ہونے کے حوالے سے ہوتے ہیں (انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کا سیکشن 28 اور 46)۔ مثال کے طور پر ایکٹ میں سزاؤں کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ دفعہ 19 اور حصہ 20۔ مؤخر الذکر سیکشن 21 کے تحت مجسٹریٹ کے ذریعہ قابل سزا تشخیص جرائم کی کچھ کارروائیوں یا غلطیوں کو بناتا ہے۔ ہماری رائے میں دفعہ 11(2) کا جرمانے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اسے ڈیلر پر جرمانے کے طور پر جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ دراصل دفعہ 20 سی ایل میں التزام کرتا ہے۔ (ب) دفعہ 11(1) کی خلاف ورزی کی صورت میں جرمانے کے لیے اور اس شق کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کے ذریعے سزا سنائے جانے پر جرمانے کا ذمہ دار بناتا ہے۔ اس لیے ہماری اس سیکشن پر رائے ہے۔ دفعہ 11(2) فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت یا تو ٹیکس عائد کرنے کے التزام کے طور پر یا ٹیکس کی وصولی سے متعلق اتفاقی یا ذیلی التزام کے طور پر جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اس سلسلے میں ہم سی ایل کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ (ج) سیکشن کا۔ 20 جس میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو "مقررہ وقت کے اندر دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (2) میں بیان کردہ رقم کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہتا ہے" مجسٹریٹ کی طرف سے سزا سنائے جانے پر جرمانے کا ذمہ دار ہوگا۔ یہ قابل ذکر ہے کہ یہ شق اس شخص کو حکومت کو وہ رقم ادا کرنے میں ناکامی کی سزا دیتی ہے جو قانون کے تحت ٹیکس کے طور پر مجاز نہیں ہے۔ اس میں خریداروں سے ٹیکس کے ذریعے غلط طریقے سے رقم جمع کرنے کے لیے جرمانے کا التزام نہیں ہے جسے ٹیکس قانون کے مقاصد کو پورا کرنے کے مقصد کے لیے جرمانے کے طور پر جائز قرار دیا گیا ہو۔ اگر کسی ڈیلر نے کسی خریدار سے کچھ بھی اکٹھا کیا ہے جو ٹیکس قانون کے ذریعہ مجاز نہیں ہے، تو یہ اس کے اور خریدار کے درمیان کا معاملہ ہے، اور خریدار ڈیلر سے رقم وصول کرنے کا حقدار ہو سکتا ہے۔ لیکن جب تک کہ اس طرح جمع کی گئی رقم ٹیکس کے طور پر واجب الادا نہ ہو، ریاست قانون کے ذریعے اسے صرف اس وجہ سے وصولی کے قابل نہیں بنا سکتی کہ اسے ڈیلر نے غلط طریقے سے جمع کیا ہے۔ یہ براہ راست نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ فہرست دوم کے اندراج 54 کے معنی میں کوئی ٹیکس نہیں ہے، اور نہ ہی اتفاقی یا ذیلی طاقت کی آڑ میں ریاستی متقنہ بالواسطہ طور پر وہ کام کر سکتا ہے جو براہ راست نہیں کر سکتا۔ اس لیے ہماری رائے یہ ہے۔ دفعہ 11 (2) فہرست دوم کے اندراج 54 کے تحت ریاستی متقنہ کے اختیار میں نہیں ہے۔

اس سلسلے میں مدعا علیہ دی اور بینٹ پیپر ملز لمیٹڈ بمقابلہ ریاست اڑیسہ (1) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتا ہے۔ ہماری رائے میں اس کیس کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اس مقدمہ میں ڈیلر پر ٹیکس لگایا گیا تھا اور اس نے ٹیکس ادا کیا تھا۔ بعد میں ریاست بمبئی بمقابلہ یونائیٹڈ موٹرز (انڈیا) لمیٹڈ (\*) میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر ادا کی گئی رقم ریاست سے باہر استعمال کے لیے بھیجے جانے والے سامان کا قابل ٹیکس نہیں تھا۔ اس کے بعد ڈیلر نے ٹیکس کی واپسی کے لیے درخواست دی، جسے اہل نہیں ٹھہرایا

گیا۔ رقم کی واپسی سے انکار کر دیا گیا اور ڈیلر ایک رٹ پٹیشن کے ذریعے ہائی کورٹ گیا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ وہ سیکشن کے تحت دوبارہ فنڈ کرنے کا حقدار ہے۔ دفعہ 14 اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ (جو اس معاملے میں زیر غور قانون تھا)۔ ہائی کورٹ نے جزوی طور پر عرضی کی اجازت دی اور ڈیلر اور ریاست دونوں کی طرف سے اس عدالت میں اپیلیں کی گئیں۔ اس دوران، اڑیسہ کی مقننہ نے اصل قانون میں دفعہ 14 اے متعارف کروا کر قانون میں ترمیم کی، جس میں کہا گیا تھا کہ رقم واپسی کا دعویٰ صرف اس شخص کے ذریعے کیا جاسکتا ہے جس سے ڈیلر نے اصل میں ٹیکس کے طور پر رقم وصول کی ہو۔ اس شق کو اس عدالت میں چیلنج کیا گیا تھا لیکن اسے اس بنیاد پر برقرار رکھا گیا تھا کہ یہ فہرست دوم کے اندراج 54 سے پیدا ہونے والے اتفاقی اختیار کے اندر آتا ہے۔ اس معاملے کو رقم کی واپسی کے سوال سے نمٹا جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کیا جاسکتا کہ جمع شدہ ٹیکس کی واپسی ہمیشہ ٹیکس کے لیوی اور وصولی سے متعلق اتفاقی اور ذیلی اختیارات کے تحت آتی ہے۔ ہم موجودہ معاملے میں رقم کی واپسی کے معاملے سے نمٹ رہے ہیں۔ سیکشن 11(2) جو فراہم کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ٹیکس کے ذریعے جمع کی گئی کوئی چیز، اگرچہ یہ لسٹ II کے اندراج 54 کے تحت نافذ کردہ قانون کے تحت ٹیکس کے طور پر واقعی واجب الادا نہیں ہے، حکومت کو ادا کی جانی چاہیے۔ ہماری رائے میں یہ صورتحال اور اینٹ پیپر ملز لمیٹڈ کے معاملے (1) کی صورتحال سے بالکل مختلف ہے۔

مدعا علیہ مزید انڈین ایلو مینیم کمپنی کی آیت ریاست مدراس میں مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے پر انحصار کرتا ہے۔ یہ فیصلہ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1939 کے سیکشن 8-بی کے حوالے سے تھا جس میں 1957 کے مدراس ایکٹ 1 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ اگرچہ الفاظ اندر آتے ہیں۔ 8-B(2) بالکل ان الفاظ کی طرح نہیں تھے دفعہ 11(2)، جس کے ساتھ ہمارا یہاں تعلق ہے، اصل میں فراہمی اسی اثر پر تھی۔ دفعہ 11(2)۔ جو ہم نے اوپر کہا ہے اس کے پیش نظر، اس فیصلے کو غلط قرار دیا جانا چاہیے۔ آخر میں، ہم مدعا علیہ کی اس دلیل پر آتے ہیں کہ دفعہ 11(2) فہرست دوم کے اندراج 26 کے پیش نظر ریاستی مقننہ کی قانون سازی کی اہلیت کے اندر ہے۔ یہ اندراج "فہرست III کے اندراج 33 کی دفعات کے تابع ریاست کے اندر تجارت اور تجارت" سے متعلق ہے۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ ساتویں شیڈول کی قانون ساز فہرستوں اور II میں ٹیکس لگانے والی اندراجات دیگر اندراجات سے مکمل طور پر الگ ہیں۔ فہرست دوم کا اندراج 26 تجارت اور تجارت سے متعلق ہے اور اس کا ٹیکس کے طور پر غلط طریقے سے وصول کی گئی رقم پر ٹیکس لگانے یا وصول کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ دفعہ 11(2) تجارت اور تجارت کو منظم کرتی ہے اور اس لیے ریاستی مقننہ فہرست دوم کے اندراج 26 کے تحت اسے نافذ کرنے کا مجاز تھا۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ اس طرح کی شق کا تجارت اور تجارت کے ضابطے سے کیا تعلق ہے؛ اسے صرف ٹیکس لگانے والے قانون کی ذیلی شق کے طور پر جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر یہ اتنا جائز نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ تو ہم اسے فہرست دوم کے اندراج 26 کے تحت تجارت اور تجارت کو منظم کرنے کے طور پر برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔ ہماری رائے میں اس طرح کی دفعات میں تجارت اور تجارت کے ضابطے کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ دفعہ 11(2)۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ ریاستی مقننہ اس طرح کی دفعات کو نافذ کرنے کے قابل نہیں تھا۔ دفعہ 11(2)۔ ہم یہ بھی شامل کر

سکتے ہیں کہ شق میں یہ شامل ہیں۔ 20 (ج) دفعہ 11 (2) کے نتیجے میں اس کے ساتھ آئے گا۔ اس کے نتیجے میں سیلز ٹیکس افسر کے لیے یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اپیل گزار سے کہے کہ اس نے خریداروں سے جو کچھ غلط طریقے سے جمع کیا تھا اسے سیلز ٹیکس کے طور پر پیش کرے۔ یہ متنازعہ نہیں ہے، جیسا کہ سیلز ٹیکس افسر کے حتمی تشخیصی حکم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ متعلقہ مدت کے لیے سیلز ٹیکس کے طور پر رقم ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا۔ لہذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور 27 ستمبر 1956 کے تشخیصی حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ دفعہ 11 (2) پر مبنی ہے۔ اپیل کنندہ اس عدالت کے ساتھ ساتھ ہائی کورٹ میں بھی اپنے اخراجات وصول کرے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔